محسن انسانیت ﷺ اور انسانی حقوق

مفتی احمد نواز قادری عطاری

- ☆ ہمسائیوں کے حقوق
- ○ عورتوں کے حقوق
- ▪ غلاموں کے حقوق
- • مریضوں کے حقوق
- ○ چھوٹوں اور بڑوں کے حقوق
- ▪ یتیموں، بےواؤں کے حقوق
- • ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پہ حقوق

فون:03024154930

منجانب: الفرید آنلائن اکیڈمی(AL FAREED ONLINE ACADEMY)

اس دنیا میں رسول خدا، محبوب مصطفیٰ ﷺ کی تشریف آوری کا سب سے بڑا مقصد بھٹکے ہوئے انسانوں کو راہِ ہدایت پہ چلانا تھا اور مظالم کے ستائے ہوئے، مجبور، لاچار افراد کو ظلم کی چکی سے نجات دلانا تھا۔اس مقصد کی تکمیل کے لیے رسولِ کریم ﷺ نے باقاعدہ اصول و قوانین مرتب فرمائے جن کی پاسداری سب پہ لازم قرار دی گئی۔ آپ ﷺ نے ہر طبقہ کے لوگوں کے لیے مختلف حقوق مقرر کیے جن کا مقصد انسانی معاشرہ میں یہ تھا کہ ہر انسان دوسرے کی عزت و جزبات کا خیال رکھے اور ہر فرد اپنی حیثیت کو پہچانے جس کے مطابق وہ زندگی گزارے۔ چناچہ آپ ﷺ نے غلام، آزاد، مرد و عورت، چھوٹوں بڑوں، ہمسائیوں رشتے داروں، مسلمانوں ذمیوں غرض ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے انسانوں کے جدا جدا حقوق بیان فرمائے جنہوں نے حیاتِ انسانی میں انقلاب برپا کر دیا،لوگ ایک دوسرے کی حیثیت سمجھنے لگے اور اس کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے لگے۔ ذیل میں ان حقوق میں سے کچھ بیان کیے جاتے ہیں:

غلاموں کے حقوق:

رسولِ خدا، محبوب مصطفیٰ، بے کسوں کے ماویٰ و ملجیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت سے قبل غلاموں کے ساتھ جو برتاؤ کیا جاتا تھا وہ کسی ذی عقل پہ مخفی نہیں،مؤرخین جنہیں اوراقِ تاریخ کی زینت بناتے ہوئے شرماجاتے ہیں اور ان کی نوکِ قلم کانپ اٹھتی ہے،پڑھنے سننے والوں کی روحیں بے کیف ہو جاتی ہیں،اوراقِ کتاب جنہیں اپنے صدرِ نازک پہ جگہ دینے سے قاصر ہیں۔ ایک جیتے جاگتے، فہم و فراست رکھنے والے انسان کو فقط غلامی کے جرم میں زندگی کی حقیقت سے محروم کر دیا جاتا،اس کے جزبات و خواہشات کو بلکل فراموش کیا جاتا اور جانور کی طرح اس کے ساتھ سلوک کیا جاتا۔ جانواروں کی طرح باقاعدہ انسانوں کی خرید و فروخت کے لیے منڈیاں لگتی تھیں جہاں کھلے عام ان کے بیع و شرا ہوتی۔ حمتِ عالم ﷺ نے آکر ان سب

ناانصافیوں کو ختم فرمایا اور غلاموں کے باقاعدہ حقوق مقرر کیے۔ احکام شرع میں بھی انہیں بعض مقامات پر تخفیف دی گئی، آقاؤں کو ان کے ساتھ سختی کرنے سے روکا۔ آپ ﷺ نے حضرت سلمان فارسی، حضرت زید بن حارثہ اور ان کے بیٹے اسامہ بن زید کو اپنے گھر کا ایک فرد قرار دے کر خود اپنے عمل سے غلاموں کی قدر و اہمیت کو واضح کیا جن کی غلامی پر آج ہزاروں آزادیاں قربان ہونے کو تیار ہیں، لبوں پہ جن کا نام آتے ہی عشاق کے ظاہر و باطن کا گوشہ گوشہ خوشی سے جھوم اٹھتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلام نے انسانوں کے بنائے ہوئے شرافت و کرامت کے معیار کو ختم کر دیا اور عزت و حشمت کا مدار صرف تقویٰ کو قرار دیا۔ بالخصوص آپ ﷺ نے جو غلاموں کے حقوق بیان فرمائے ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

- ☆ جس طرح کا لباس اور کھانا آقا خود کھائے اسی طرح کا غلاموں کو بھی پہنانے اور کھلانے کا حکم فرمایا۔
- ☆ زیادہ مشکل اور بھاری کام لینے سے منع فرمایا۔
- ☆ آقا کو غلام پر نرمی اور عفو و درگزر سے کام لینے کی تعلیم فرمائی حتیٰ کہ فرمایا: اگر وہ دن میں ستر بار بھی غلطی کرے تو اسے معاف کر دیا جائے۔
- ☆ غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم فرمایا اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ: غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا خوش بختی ہے اور برا سلوک کرنا بد بختی ہے۔
- ☆ غلاموں کو بد دعا دینے سے منع کیا بلکہ آپ ﷺ سب کے لیے دعا فرمایا کرتے تھے۔
- ☆ غلام اگر کھانا لائے تو اس میں سے کچھ اسے بھی دینے کی تعلیم فرمائی۔

المختصر اسلام ہی وہ دین کامل ہے جس نے اس دنیا سے دور غلامی کو ختم فرمایا اور عزت کا معیار صرف تقویٰ کو قرار دے کر انہیں سب انسانوں کی صف میں برابر لا کر کھڑا کیا۔

عورتوں کے حقوق:(حقوق نسواں)

غلاموں کی طرح دور جاہلیت میں عورتوں کے ساتھ بھی انتہائی بھیانک اور برا سلوک کیا جاتا تھا۔ بعض تو ان کے زندہ رہنے کو بھی جائز خیال نہیں کرتے تھے بلکہ پیدا ہوتے ہی نرم اور نازک سانسیں ہمیشہ کے لیے پھر سے ختم کر دی جاتیں یعنی زندہ در گور کر کے انہیں موت کی ابدی نیند سلا دیا جاتا۔ ماؤوں ، بہنوں اور بیٹیوں کو منڈیوں کے ہجوم میں تجارت کے لیے پیش کیا جاتا۔ غرض مختلف باطل ادیان سے تعلق رکھنے والے افراد اپنے اپنے جدا طریقوں سے عورت کو سخت نگاہوں کا مرکز بناتے اور طرح طرح کے مظالم ڈھاتے جنہیں مقدس رسم و رواج سے تعبیر کرتے ۔ رسول ہاشمی، محبوب مکی مدنی ﷺ نے آکر ان سب برائیوں کا قلع قمع کیا اور عورت کو ایسی عزت سے نوازا کہ اس کے قدموں میں جنت کو رکھ دیا اور اس سنگ دل اور وحشت نما دور میں اپنی بیٹی کو اپنے جگر کا ٹکڑا کہہ کر بیٹیوں کے سروں کو ہمیشہ کے لیے فخر سے بلند فرما دیا۔ آپ ﷺ نے عورتوں کے باقاعدہ حقوق مقرر فرمائے جن میں کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

- مرد کو حکم دیا کہ وہ گھر سے باہر جا کر اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے کما کے لائے اور عورت کو حکم فرمایا کہ وہ گھر کی چار دیواری میں رہ کر بچوں کی پرورش کرے، گھر کا خیال رکھے، اپنی عزت کی حفاظت کرے۔
- آپ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے لہذا اس سے یوں ہی کام لیا جائے بلکل سیدھا کرنے سے ٹوٹ جائے گی۔

- عورت اگر ماں کی صورت میں ہو تو اولاد پر ان کی اطاعت و فرمابرداری کو لازم قرار دیا۔
- بہنوں کو پہلے وراثت کا اصلاً حق دار نہیں سمجھا جاتا تھا، آپ ﷺ ان کے لیے با قاعدہ وراثت سے حصہ مقرر فرمایا۔
- بیٹیوں کی اچھی پرورش کرنے کی ترغیب دلائی اور جنت کی صورت میں اس پہ انعام مقرر کیا۔
- بوڑھی ماں کی خدمت کو لازم قرار دیا اور فرمایا اس کے قدموں تلے جنت ہے اور اسے یہ بھی حق دیا کہ وہ اپنی اولاد کے مال سے ضرورت کے مطابق لی سکتی ہے۔
- بالغہ اور آزاد عورت کا نکاح کرنے میں اس کی اجازت کو ضروری قرار دیا گیا۔
- طلاق یافتہ عورت کو عدت گزرنے کے بعد آگے نکاح کرنے کی پوری اجازت دی گئی۔
- شوہر اگر ظالم اور برا ہو تو خلع کے ذریعے اس سے نجات حاصل کرنے کو جائز قرار دیا۔

ہمسائیوں کے حقوق:

دیگر کئی حقوق العباد کے ساتھ آپ ﷺ نے ہمسائیوں یعنی قرب وجوار میں رہنے والے پڑوسیوں کے حقوق بھی بیان فرمائے۔ پہلے زمانہ میں لوگ اپنے خونی رشتے داروں کا لحاظ نہیں کرتے تھے بلکہ ذرا ذرا سی بات پہ مدتوں لڑائیاں جاری رہتیں مگر رسولِ رحمت ﷺ نے آکر ان کے حقوق تو کجا ساتھ میں رہنے والوں کے بھی حقوق بیان کیے اور پھر ہمسائیگی کو صرف ایک دو گھر تک نہیں بلکہ چالیس گھروں تک بیان کیا۔ ساتھ ہی فرمایا اپنے گوشت کی خوشبو سے ہمسائے کو تکلیف مت دو یا شوربا زیادہ کر لو اور انہیں بھی اس میں سے کچھ حصہ دے دو۔ بعد میں آنے والے علما و صلحا نے اس پہ خوب عمل کیا جن کے

کردار سے متاثر ہو کر کئی مرتبہ غیر مسلم ہمسائے مسلمان ہو جاتے۔ حدیث کی روشنی میں پڑوسی کے حقوق درج ذیل ہیں:

- پڑوسیوں کی عزت و ناموس کی حفاظت کرنا یعنی ان کے گھر جھانکنا، چھت پہ چڑ کے دیکھنا وغیرہ جائز نہیں۔
- کسی چیز کی اگر انہیں ضروت ہو تو اسے پورا کرنا۔ جو خود سیر ہو کر سوئے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے تو فرمان مصطفیٰ ﷺ کے مطابق ایسا شخص کامل مومن نہیں۔
- وقتاً فوقتاً انہیں ہدیہ پیش کرنا۔
- تکلیف و مصیبت کے وقت ان سے ہمدردی کرنا۔
- اپنی طرف سے انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچانا۔

رشتے داروں کے حقوق:

دور جاہلی میں لوگ ماموں، چچا، خالہ، پھوپھو، بہن اور بھائی جیسے قریب ترین رشتوں کو بھلا چکے تھے۔ آپ ﷺ نے ان مقدس رشتوں کی اہمیت و ضرورت کو پھر اجاگر کیا اور بتایا کہ ان کے مقامات کیا ہیں نیز اپنے عمل سے بھی آپ ﷺ نے یہ ثابت کر دیکھایا کہ یہ رشتے انسان کے لیے واقعی ہی بہت اہم ہوتے ہیں جن کی انسان کو کبھی نہ کبھی ضروت پڑتی رہتی ہے۔ ان پر خرچ کرنے کو بقیہ لوگوں کی بانسبت زیادہ باعث اجر قرار دیا اور ان سے قطع تعلقی کو سخت اور بڑا جرم قرار دیا۔

مریضوں کے حقوق:

جس دور میں لوگ زندہ و صحیح سلامت شخص کی تعظیم وتوقیر سے عاری تھے اس میں رسول خدا ﷺ نے آکر ایک صحت مند شخص تو کجا مریضوں کے حقوق مقرر بیان فرمائے اور امت کو ان کا پورا خیال رکھنے کی مکمل تاکید فرمائی۔ اپنے فرامین کے زریعے آپ ﷺ نے مریض کی عیادت کرنے کے دنیا وآخرت میں فوائد فضائل بیان کئے جن سے لوگوں میں بیمار شخص کی تیارداری کرنے کا شوق و جزبہ مزید بڑھ گیا۔

- احادیث میں مریض کی عیادت کا باقاعدہ حکم دیا گیا۔
- مریض کی عیادت کرنا اس کا حق قرار دیا گیا۔
- مریض کے پاس زیادہ دیر بیٹھنے سے منع فرمایا تاکہ اس کے لیے مشکل نہ ہو۔
- مریض کے پاس ایسی باتیں کرنے کی تعلیم فرمائی جن سے اس کا دل خوش ہو اور ایسی باتوں سے منع فرمایا جو اسے پسند نہ ہوں۔
- عیادت کرنے والے کو حکم دیا کہ وہ مریض کے پاس مایوسی والی گفتگو نہ کرے کہ مثلاً اس بیماری کا تو علاج ممکن نہیں، فلاں کو بھی تھی اور وہ نہیں بچا ایسی تمام باتوں سے منع فرمایا بلکہ اس کے پاس ایسی گفتگو کی جائے جس سے اس میں حوصلہ پیدا ہو۔
- مریض سے اپنے لیے دعا کروانے کا حکم دیا اور فرمایا اس کی دعا عند اللہ قبول کی جاتی ہے۔

اس کے ساتھ ہی عیادت کرنے والے کے لیے بے شمار انعامات کا ذکر فرمایا جیسے:

- عیادت کرنے والا جب تک مریض کے پاس بیٹھتا ہے تب تک جنت کے باغ میں چہل قدمی کرتا ہے۔

- رحمتِ خدا اسے ڈھانپ لیتی ہے۔
- ستر(70)ہزار فرشتے عیادت کرنے والے کے لیے استغفار کرتے ہیں۔
- اس کے رزق میں برکت ہو جاتی ہے۔
- عیادت کے لیے جانے پر ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہے،ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔
- عیادت کرنے والے کو اللہ جل ذکرہ کی رضا نصیب ہوتی ہے۔
- جنت میں گھر ملے گا۔

یتیموں،بے واؤں کے حقوق:

اللہ کے محبوب ﷺ نے ان لوگوں کے بھی حقوق مقرر فرمائے جنہیں دنیا میں کوئی پوچھتا نہیں تھا اور ظاہری سہارے بھی جن کے سب چھن چکے تھے جیسے یتیم،بیوہ عورتیں اور دیگر لاوارث معاشرہ کے افراد۔ آپ ﷺ نے یتیم کی کفالت کرنے والے کو جنت میں اپنا پڑوسی قرار دیا اور بیوہ عورت کے ساتھ نکاح کی ترغیب دلائی، دونوں کے لیے کوشش کرنے والے کو مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند فرمایا اور خود اپنے عمل سے بھی اس چیز کو ثابت کیا۔

چھوٹوں اور بڑوں کے حقوق:

اس دنیا میں رہنے والے انسان عمر کے لحاظ سے سب برابر نہیں ہوتے بلکہ کچھ چھوٹے، کچھ بڑے اور بعض درمیانی عمر کے ہوتے ہیں آپ ﷺ نے سب کے حقوق بیان فرمائے تاکہ ہر طبقہ اور ہر عمر کا فرد دوسرے کے حقوق پہچانے اور ان کے مطابق اسے عزت دے۔ چناچہ آپ ﷺ نے چھوٹوں کو بڑوں کی

عزت و توقیر کا حکم دیا، ان کے سامنے بلند آواز سے گفتگو سے منع فرمایا اور بتایا کہ بڑوں کے فیصلوں میں انہیں دخل دینا مناسب نہیں جبکہ دوسری طرف بڑوں کو حکم دیا کہ وہ چھوٹوں پر شفقت سے کام لیں، ان سے نرم برتاؤ کریں اور سختی سے گریز کریں۔

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پہ حقوق:

حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر درج ذیل حقوق ہیں:

- جب کوئی مسلمان ملے تو اسے سلام کرے۔
- اگر وہ دعوت کے لیے بلائے تو دعوت قبول کرے۔
- اسے چھینک آئے تو جواب میں "یرحمک اللہ" کہے۔
- جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے۔
- فوت ہونے پر اس کی نماز جنازہ کے ساتھ چلے۔

قارئین کرام جو حقوق اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ نے انسانی معاشرہ کی فلاح و بہبود کے لیے مقرر فرمائے تھے، جن کے زریعے آپ نے کائنات کے سیاہ مظالم کو ختم فرمایا، پسے ہوئے، غریب اور لاچار افراد کو معاشرہ میں مساوات کا درجہ دیا، ایک انسان کے دل میں دوسرے انسان کی قدر و اہمیت واضح کی، زندگی میں راحت و فرحت، سکون و امن اور انصاف جیسے اعلیٰ اوصاف کو جن حقوق کے زریعے آپ ﷺ نے عروج عطا فرمایا افسوس! کہ امت آج پھر ان حقوق کو بھولتی جا رہی ہے، انسانوں کی عظمت لوگوں کے دلوں سے پھر سے نکلتی جا رہی ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ وہی مظالم اور افعال عام ہوتے جا رہے ہیں، حقوق العباد کی بلکل کسی کو پرواہ نہیں سب اپنے طمع، حرص اور لالچ میں زندگی کی گھڑیاں جی

رہے ہیں، دوسروں کے لیے جینے، تڑپنے اور اچھا سوچنے کا دور ختم ہوتا جارہا ہے۔ انسانی شرافت ورفعت کو مفاد کی خاطر سمجھا جاتا ہے۔ لہذا اگر مسلمان پھر سے عروج اور ترقی کے خواں ہیں، معاشرہ میں امن اور سکون چاہتے ہیں، دوسری قوموں کے سامنے اپنی اخلاقی اقدار مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو انہیں ان حقوق پر عمل کرنا ہوگا جو رسول کریم ﷺ نے ان کے لیے بیان فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حقوق سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مفتی احمد نواز قادری عطاری